روشنی کا ایک نیا سفر

دانیہ آفرین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

دانیہ آفرین

افسانہ

روشنی کا ایک نیا سفر

اس نے الجھن سے آنکھیں کھولیں قریب پڑا موبائل مسلسل وائبریٹ ہو رہا تھا، منال نے فون اٹھایا اور مندی مندی آنکھوں سے میسج پڑھنے لگی، میسج پڑھ کر اس نے موبائل سائیلنٹ پر لگایا اور ایک ناگوار نگاہ اس پر

ڈالتی ہوئی خود سے دور رکھ کر منہ پر چادر اوڑھ کے دوبارہ سوگئی۔

''منال سات بج گئے ہیں بیٹا! جلدی سے اٹھ جائیے''۔امی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے اٹھایا۔

''جی امی! اٹھ رہی ہوں۔''منال نے آنکھیں کھول کر ماں کو جواب دیا۔نعیمہ اسے اٹھا کر کچن میں ناشتے کی تیاری کے لئے چلی گئیں،امی کے جانے کے بعد اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور رات ساڑھے تین بجے حرا آپی کے آئے ہوئے میسجز پڑھنے لگی۔رات میں اس نے پہلا میسج پڑھتے ہی غصے سے موبائل رکھ دیا تھا،منال نے حرا کے میسجز اور Whatsupp پر بھیجی گئیں تصویریں ایک نظر دیکھیں پھر سر جھٹکتے ہوئے بیڈ سے اٹھ گئی۔صبح کی تازگی کو اپنے اندر اتارتی آسمان پر چھائے بادلوں کو دیکھتی وہ کسی گہری سوچ میں تھی،جب بابا نے اسے مخاطب کیا۔

''بیٹا!آپ کی چھٹیاں کب سے ہیں؟''

بابا نے گاڑی چلاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

''پرسوں سے ہیں بابا!'' منال نے ان کی طرف مڑ کے جواب دیا۔ اس کے جواب پر بابا نے سر ہلایا اور پھر سے گاڑی چلانے میں مصروف ہوگئے، پھر منال بھی اپنا من پسند کام کرنے خاموشی سے کبھی آسمان کو تکنے اور کبھی سڑک پر بھاگتی گاڑیوں کو دیکھنے میں مصروف ہوگئی۔ صبح کا منظر اور اس کی خوبصورتی کو اپنے اندر اتارنے سے اسے خاصی طمانیت ملتی تھی۔

منال بیگ، نعیمہ اور وحید بیگ کی اکلوتی اولاد تھی دونوں نے اسے بہت لاڈ سے پالا تھا۔ ان دونوں کے آنگن کا یہ خوبصورت پھول ان کی کل متاع تھا۔

''اف ایک تو ڈاکٹر عمیر پتہ نہیں کیا پڑھاتے ہیں کچھ سمجھ نہیں آتا۔'' اس نے دل میں سوچتے ہوئے لیکچر ہال پر نظر دوڑائی اپنے اردگرد بیٹھے سبھی اسٹوڈنٹس اسے ضبط سے لیکچر سننے کی کوشش کرتے نظر آئے۔ کلاس کا جائزہ لینے کے بعد اس نے بھی اپنی توجہ ڈاکٹر عمیر کی طرف مرکوز کی اور خود بھی لیکچر سننے کی کوشش کرنے لگی۔

کلاس کے بعد منال کیفے چلی آئی، تاکہ چائے کے ذریعے نیند کو بھگا سکے ابھی 3 لیکچرز مزید باقی تھے اور ان میں جاگتے رہنے کے لئے چائے پینا بہت ضروری تھا۔ چائے پیتے ہوئے اس نے اپنا موبائل چیک کیا تو حرا آپی کے پھر میسجز آئے ہوئے تھے جن میں یہ دریافت کیا گیا تھا کہ اس نے نعیمہ خالہ کو تصویریں دکھادیں؟ منال کا میسج پڑھ کے خون کھول گیا ایک تو اللہ اللہ کر کے ڈاکٹر عمیر کی کلاس ختم ہوئی تھی، اوپر سے حرا آپی میسجز پر میسجز کر رہی تھیں۔ اس نے جھنجھلا کر تیز تیز انگلیاں چلاتے ہوئے اپنے اسمارٹ فون پر میسج ٹائپ کیا اور حرا کو بھیج دیا جس میں لکھا تھا۔

''میں اس وقت یونیورسٹی میں ہوں اور اب کوئی بھی مجھے میسج یا کال کر کے ڈسٹرب نہ کرے۔''

جلدی جلدی چائے ختم کر کے وہ اپنا بیگ، نوٹ بک اور موبائل اٹھا کر کیفے سے نکلنے لگی کہ ایک بار پھر اس کا موبائل وائبریٹ ہوا اس نے میسج کھول کر دیکھا تو اس میں حرا نے ٹیڑھے منہ والے Smiley فیس کے ساتھ ''اوکے'' لکھا ہوا تھا اس نے میسج ڈیلیٹ کیا اور سر جھٹک کر اگلی کلاس لینے چلی گئی۔

☆......☆......☆

''منال بیٹا! چائے لے لیجئے۔'' نعیمہ چائے ٹیبل پر رکھ کے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

''منال سموسے ٹھنڈے ہو رہے ہیں بیٹا۔''

نعیمہ نے جب اسے ہنوز اپنے کام میں مصروف دیکھا تو ہلکی سی خفگی سے کہا۔

''امی! بس ایک منٹ یہ فائل کمپلیٹ ہوجائے تو آتی ہوں۔''

امی کو کہہ کر وہ جلدی جلدی لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگی، دو منٹ بعد بکھرے ہوئے پیپرز سمیٹ کر لیپ ٹاپ بند کر کے وہ امی کے پاس صوفے پر آکے بیٹھ گئی۔

''منال! آج حرا کا فون آیا تھا۔''

نعیمہ نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس کی طرف کھوجتی نظروں سے دیکھا۔

''حرا بتارہی تھی اس نے تمہیں کچھ پکچرز بھیجی ہیں مجھے دکھانے کے لئے۔'' نعیمہ کچھ توقف سے گویا ہوئیں۔

''حرا آپی سے صبر نہیں ہوا، پتہ نہیں ان لوگوں کو آخر اتنی بے چینی کیوں ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہا شادی فہد بھائی نے کی ہے، پریشان حنا خالہ کو ہونا چاہئے، مگر یہاں ان سے زیادہ پورا خاندان دکھ و رنج میں مبتلا ہے۔'' منال غصے سے کہتی ہوئی اٹھی بیڈ سے موبائل اٹھا کر پکچرز کھول کر اس نے موبائل نعیمہ کو دے دیا۔

''امی! آپ پلیز اسمارٹ فون لے لیں نا سب خاندانی تقریبات و حادثات کی اپ ڈیٹس بمعہ تصاویر مجھے بھیجتے ہیں۔'' منال نے ٹھنڈا سموسہ کھاتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

''بیٹا مجھے ان سب چیزوں اور باتوں کا شوق نہیں،

وہ تو آج حرا نے تصویریں دیکھنے پر بہت اصرار کیا تو میں نے آپ سے پوچھ لیا، میں نے تو آپ کو خود کہا ہوا ہے کہ آپ اگنور کیا کرو، اچھا بیٹا اب میں نماز پڑھ لوں ٹائم ہو گیا ہے، آپ بھی ٹرے کچن میں رکھ کر نماز پڑھ لیجئے گا۔'' امی نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا اور نماز کے لئے اٹھ گئیں۔ منال نے خاموشی سے کمرے سے نکلتے ہوئے امی کو دیکھا اور پھر سوچوں میں گم ہو گئی، وہ اپنے تھوڑی دیر پہلے کہے گئے لفظوں میں خود ہی الجھ گئی تھی آخر کیوں حنا خالہ سے زیادہ باقی خاندان والوں کو اتنا دکھ تھا فہد کی شادی پر؟ اذان کی آواز پر وہ تمام سوچوں کو جھٹکتی ٹرے اٹھا کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

......☆......

''یار علینہ! اور موٹی نہیں ہو گئی؟'' یہ سارہ تھی جس نے پاس سے گزرتی علینہ پر تبصرہ کیا۔

''ہاں بہت موٹی ہو گئی ہے یہ یار''۔ جیا نے بھی اپنا تبصرہ کرنا فرض سمجھا۔

''علینہ کو چھوڑو یار رانیہ خان کو دیکھو کیسے کپڑے پہن کر آئی ہے۔'' فائزہ نے ان لوگوں کی توجہ بینچ پر بیٹھی رانیہ کی طرف دلوائی جو ہاتھ میں ٹیبلیٹ پی سی لئے کچھ کام کر رہی تھی۔

''لگ رہا ہے بچاری نے بڑی مشکل سے چڑھائے ہیں یہ کپڑے۔'' سارہ نے طنزیہ کہا جس پر ان تینوں نے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔

''منال تم کیوں خاموش ہو؟ تم بھی اپنی رائے دو نا۔''

فائزہ نے خاموش بیٹھی منال کو گفتگو میں شریک کرنا چاہا۔ منال نے لیپ ٹاپ کی کیز پر اپنے چلتے ہاتھ روکے اور ایک تاسف بھری نگاہ ان تینوں پر ڈالی۔

''اوہ...... ہو منال تم تو اتنی بور ہو۔'' جیا نے منال کی جانب سے کوئی کمنٹ نہ پا کر بدمزہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں بہت بور ہوں، مگر اللہ کا شکر منافق نہیں، مجھے پیٹھ پیچھے برائیاں کرنا، مذاق اڑانا اور سامنے جا کر تعریفیں کرنا نہیں آتا سوری میں یہ دوغلہ پن نہیں کر سکتی اس لئے بور ہی ٹھیک۔'' منال کی غصے سے ناک سرخ ہو گئی تھی وہ دل ہی دل میں میم سمعیہ سے ناراض ہوئی جنہوں نے اس کا اسائنمنٹ گروپ ان لوگوں کے ساتھ بنا دیا تھا، اٹھی اور اپنی نوٹ بک اور لیپ ٹاپ اٹھا کر وہاں سے چلی گئی۔

''کیا بات ہے منال! آپ آج اداس لگ رہی ہو بیٹا؟'' امی نے فکرمندی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا، وہ لوگ اس وقت سمندر کے کنارے بیٹھے تھے، منال کو سمندر سے عشق تھا وہ یہاں آ کر خود کو قدرت سے بہت قریب محسوس کرتی، سمندر کی موجوں کا شور اسے بہت بھاتا تھا، رات میں چاند کی روشنی میں سمندر کے کنارے چلنا اسے بے انتہا خوشی دیتا تھا۔

''کیا بات ہے بیٹا! کسی نے کچھ کہا ہے آپ کو کیا؟''

منال کے ہنوز خاموش رہنے پر ابو نے اس کا ہاتھ پیار سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں ابو! ایسی کوئی بات نہیں بس میں یہ سوچ رہی ہوں دنیا اور اس کے لوگ کتنے عجیب ہیں نا، بہت مشکل ہو جاتا ہے اکثر لوگوں کے ساتھ جینا۔'' اس نے لہروں کو تکتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

''ہوں دنیا بہت عجیب ہے اور اصل کامیابی انہی عجیب لوگوں کے ساتھ جینے میں ہے۔'' ابو نے مسکرا کر کہا۔

''کامیابی حاصل کرنے کے چکر میں، ہم کبھی کبھی بہت تھک بھی تو جاتے ہیں، لوگ اتنا تھکا دیتے ہیں کہ آگے مزید چلنا دشوار ہو جاتا ہے، لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے وحید صاحب کو دیکھا۔

''ہمارا اصل امتحان تو یہی ہے جب ہم لوگوں کی باتوں اور رویوں سے تھک جائیں تب بھی آگے بڑھنا نہ رکیں، لوگ تھکا دیتے ہیں اور تھکاتے رہیں

گے مگر ہر بار تھکنے پر ایک نئے عزم کے ساتھ سفر کا آغاز کرنے والا ہی فاتح ہے، انسان تب تک نہیں ہار سکتا، جب تک وہ خود نہ ہارنا چاہے، بس صحیح راہ پر چلتے رہو اور ہمت نہ ہارو۔'' امی نے پیار سے اسے سمجھایا۔

منال نے امی کی بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور مسکرادی پھر وہ تینوں گھر لوٹ گئے۔

☆......☆......☆

''اف پھر اتنی جلدی بیٹری ختم ہوگئی۔'' اس نے غصے سے موبائل کی اسکرین کو دیکھا جہاں بیٹری لو لکھا آرہا تھا۔ وہ بیڈ سے اٹھی اور موبائل چارجنگ پر لگا کر پلٹنے لگی مگر پھر کچھ سوچ کر وہ چارجنگ پر لگے موبائل کو ہاتھ میں اٹھا کر واٹس اپ پر پرانے میسیجز پڑھنے لگی۔ میسیجز پڑھتے اور تصویریں دیکھتے اسے کچھ حیرانی سی ہوئی تھی منال نے کچھ غور سے دیکھا اور فوراً حرا کو میسیج کیا، ایک منٹ بعد ہی حرا آپی کا ریپلائی آگیا تھا میسیج پڑھ کر اسے اب حیرانی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہورہی تھی، وہ مطمئن سے انداز میں موبائل ٹیبل پر رکھ کر بیڈ پر آگئی اور خوشگوار موڈ میں کتاب پڑھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں امید کی کرن اور لبوں پر خوبصورت مسکان پھیلی تھی، جو یہ پتہ دے رہی تھی کہ وہ آج دل سے خوش ہے۔

''منال کپڑے استری کروادیئے ہیں میں نے شام میں جلدی تیار ہوجانا بیٹا۔'' امی نے کپڑے الماری میں لٹکاتے ہوئے تنبیہ کی۔

''امی! کیا میرا جانا ضروری ہے؟'' اس نے بے چارگی سے نعیمہ بیگم سے پوچھا۔

''جی آپ کا جانا ضروری ہے، آپ کی چھٹیاں ہیں باہر نکلیں گی تو تھوڑا فریش ہوجائیں گی۔''

نعیمہ اس کے سامنے بیڈ پر آگے بیٹھ گئیں۔

''امی! آپ کو تو پتہ ہے مجھے ملنا جلنا پسند نہیں پلیز آپ اور بابا چلے جائیں۔'' اس نے لاڈ سے ماں کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

''آپ ہمارے ساتھ چل رہی ہیں، کب تک یوں لوگوں سے چھپتی پھرو گی خدانخواستہ آپ میں کوئی خامی نہیں ہے، پھر کیوں بھاگتی ہو لوگوں سے؟''

امی نے ہلکی سی ناراضی سے پوچھا۔

''امی میں لوگوں سے بہت مختلف سوچتی ہوں یا شاید میں ہوں ہی بہت مختلف، میں سب کے بیچ ہو کر بھی تنہا ہوتی ہوں۔'' منال نے دکھ سے کہا اس کی آنکھوں میں نمی واضح تھی۔

نعیمہ نے ایک نظر بیٹی کو دیکھا پھر گویا ہوئیں۔

''آپ تنہا یوں ہو بچے کیونکہ آپ میں منافقت نہیں، آپ میں لوگوں کے راز جان لینے کا تجسس نہیں، آپ جو اندر سے ہو وہی باہر سے ہو۔ منال یہ آپ کی خوبیاں ہیں خامیاں نہیں انہیں اپنی کمزوری نہ بناؤ، طاقت بنا کر زندگی کو فتح کرو یوں چھپ کر بیٹھ جانے سے کچھ نہیں ہوگا، آپ اچھی سوچ رکھنے والی لڑکی ہو اور اچھائی پھیلانا چاہتی ہو تو بیٹا اٹھو اور بدل ڈالو لوگوں کی سوچ کو معاشرے کو تبدیل کرنے کی کوشش کرو حق و سچ کا ساتھ دو اپنی آواز اٹھاؤ تبدیلی صرف حکمرانوں کے بدل جانے سے نہیں آتی، خود کو صحیح راہ پر گامزن کرکے لوگوں کی سوچ بدلنے سے آتی ہے، ہاں پلک جھپکتے کچھ نہیں ہوتا بہت محنت کرنی پڑتی ہے، دل پر زخم کھانے پڑتے ہیں، انسان بعض دفعہ تھک کر اتنا چور ہوجاتا ہے کہ آگے قدم بڑھانا مشکل ہوجاتا ہے۔ مگر حوصلہ و عزم دل میں زندہ ہو تو سب کچھ فتح کیا جاسکتا ہے آپ بھی ہمت کرکے آگے بڑھو۔''

نعیمہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے سمجھا رہی تھیں۔

منال کو ایسا محسوس ہوا جیسا امی کی باتوں نے اس کے اندر ایک نیا حوصلہ پیدا کردیا ہو۔

''منال! تم تیار نہیں ہوئیں؟'' ارحا (اس کی کزن) نے حیرت سے پوچھا آج روبینہ خالہ کے ہاں دعوت تھی، تقریباً پورا خاندان ہی مدعو تھا، سب ایسے تیار ہوئے تھے، جیسے دعوت میں نہ آئے ہوں کسی کی بارات

ہو خاص کر لڑکیاں فیشن ایبل کپڑے پہنے، بال کھولے ادائیں دکھاتیں ادھر سے ادھر ایسے گھوم رہی تھیں خالہ روبینہ کا ٹائلنگ فلور ریمپ لگ رہا تھا۔ منال کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ کون کیا پہنے ہوئے ہے، اسے صرف خود سے سروکار تھا۔ منال نے ڈیسنٹ سا سی گرین رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، میک اپ سے مبرا اپنی تمام تر سادگی لئے وہ پوری محفل میں سب سے منفرد لگ رہی تھی۔

منال نے ارحا کو کوئی جواب نہیں دیا ہلکا سا مسکرا کر وہاں سے ہٹ گئی، نعیمہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا تھا۔

خالہ روبینہ نے کھانے کا اچھا انتظام کیا تھا، کھانا بس لگنے کو ہی تھا وہ موبائل میں کینڈی کرش کھیلنے میں مصروف تھی کہ اچانک ساجدہ خالہ کی آواز پر اس کے ہاتھ رک گئے تھے۔ وہ کسی سے فریال (فہد) کی بیوی کے بارے میں بات کر رہی تھیں۔ فہد چونکہ فریال کے ہمراہ پاکستان آ گیا تھا، اس لئے ہر جگہ وہی دونوں موضوع گفتگو بنے ہوئے تھے۔

''ہاں ساجدہ باجی بھلا بتاؤ کیا سوجھی فہد کو جو اس عجیب بھیانک شکل کی لڑکی سے شادی کر لی، کیا خاندان کی ساری لڑکیاں مر گئی تھیں، ہونہہ۔''

زینت مامی نے نخوت سے کہا۔ منال یہ نہیں سمجھ پائی کہ انہیں دکھ فہد کا عجیب شکل کی لڑکی سے شادی کرنے پر ہے یا ان کی بیٹی سے شادی نہ کرنے پر۔

''پتہ نہیں زینت کیا پھونکا تھا، اس بدہیت لڑکی نے ہمارے بچے پر۔'' راشدہ مامی نے رنج سے کہا۔

''ارے کالا جادو کروایا ہوگا اس نے، جو فہد کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے، بچاری حنا کی مت ماری گئی کتنے ارمان تھے اس کے پیاری سی بہو لانے کے مگر یہاں تو برخوردار عجیب شے اٹھا لائے۔'' ساجدہ خالہ نے دہائی دی۔

''آپ سب کو اس بات کا دکھ زیادہ ہے کہ فہد بھائی نے فریال سے شادی کر لی یا اس بات کا ہے کہ انہوں نے شادی کرتے وقت خاندان کی پریوں کا نہیں سوچا؟''

منال نے ڈرائنگ روم میں کھڑے ہو کر طنزاً پوچھا، پہلے تو سب منال کی اس حرکت پر ہکا بکا رہ گئے، پھر جیسے راشدہ مامی کو ہوش آیا تھا۔

''آج دو چھٹانک کی لڑکی بڑوں سے اس طرح بدتمیزی سے بات کرے گی وہ بھی غیر کے لئے قیامت ہو گئی بھئی۔'' انہوں نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

''مامی! پہلی بات تو یہ کہ میرے امی ابو نے مجھے بڑوں سے بدتمیزی کرنا نہیں سکھایا، دوسرا یہ کہ فریال بھابھی غیر نہیں ہیں اب وہ اس خاندان کا حصہ ہیں۔''

منال بہت اعتماد سے کمرے کے وسط میں ہاتھ باندھے کھڑی تھی، سب اس کی اس جرات پر حیران تھے سب ہی اس کی فطرت کو جانتے تھے، پہلے بھی بھی وہ غلط خاندانی سرگرمیوں، رواج اور گفتگو کا حصہ نہیں بنی تھی، مگر پہلے بھی اس طرح دوٹوک انداز میں اس نے مخالفت بھی نہیں کی تھی۔ آج کچھ امی کی باتوں کا اثر تھا اور وہ ان سب لوگوں کی باتوں سے بہت دکھی بھی ہوئی تھی، جبھی اس طرح سب کے سامنے ڈٹ گئی تھی۔

''ہم مسلمان نہیں؟'' منال نے سامنے بیٹھی ساجدہ خالہ سے پوچھا تو وہ اس سوال پر گڑبڑا گئیں۔

''بتائیے ہم مسلمان ہیں؟'' اب وہ راشدہ مامی کی طرف مڑی انہوں نے گھبرا کر منال کو دیکھا پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہم مسلمان ہونے کا صرف دعویٰ کرتے ہیں۔'' اس نے تلخی سے کہا۔

''امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو یہ پیغام واضح دیا گیا ہے کہ کوئی عربی عجمی پر فوقیت نہیں رکھتا، یہ پیغام ہم سب کو اچھی طرح یاد ہے، مگر پھر بھی ہم بھولے ہوئے ہیں۔'' وہ بولتے بولتے رکی۔

''ہم اس عظیم ہستی کے امتی ہیں جن کا درس انسانیت تھا ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے گئے اصولوں کو بھلائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہت عقیدت سے مناتے ہیں میلاد بہت احترام سے اٹینڈ کرتے ہیں، مگر ہم سب بھول چکے ہیں کہ اللہ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا پیغام دیا، غیبت، چغلی، ریاکاری، منافقت سب ہی تو ہے، ہم میں مگر پھر بھی ہم خود کو بہت فخر سے مسلمان بتاتے ہیں۔" وہ دھیمے لہجے میں گویا تھی کمرے میں اس وقت مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی سب ٹکٹکی باندھے اسے سن رہے تھے۔

"فہد بھائی نے گھر والوں کو بغیر بتائے شادی کی، میں مانتی ہوں یہ غلط اقدام ہے مگر ساتھ ہی انہوں نے ایک عظیم کام بھی کیا ہے، انہوں نے شادی کے لئے اس لڑکی کو چنا جسے ہم جیسے کئی لوگ ٹھکرا چکے تھے۔ ہم لوگ کیسے بھول گئے کہ فریال کو بنانے والی وہ ذات ہے جسے اپنے بندوں سے بے انتہا محبت ہے، اگر کسی مصور کی تخلیق کی اس طرح تذلیل کی جائے تو وہ ہمارے منہ پر دو تھپڑ رسید کرے گا مگر، ہمارا اللہ کتنا غفور ورحیم ہے، ہم اس کے بنائے گئے انسان میں نقص نکال رہے ہیں، پھر بھی وہ ہم پر عذاب مسلط نہیں کر رہا۔ جو اللہ کو محبوب ہو، ہم اسے کیسے برا بھلا کہہ سکتے ہیں۔ فریال بھابھی کو اللہ کا خاص انعام واکرام حاصل ہے، جو ہمیں حاصل نہیں اس بات کو فہد بھائی سمجھ گئے مگر افسوس ہم نہ سمجھ سکے، فہد بھائی نے یہ جانتے ہوئے فریال کو اپنا شریک سفر چنا کہ ان کے ساتھ یہ سفر دشوار ہوگا چونکہ فریال اللہ کی خاص بندی ہے، اس لئے اللہ کی رحمت ہمیشہ فہد بھائی کے ساتھ رہے گی، اور وہ اپنی منزل حاصل کرلیں گے جانتے ہیں وہ منزل کیا ہے؟" اس نے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا جس پر سب نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

"وہ منزل اللہ کی قربت ہے۔" اس نے مسکرا کر آہستگی سے کہا۔

اے سی کی ٹھنڈک حد سے بڑھ گئی تھی یا منال کی باتوں کا اثر تھا، وہاں بیٹھا ہر شخص جیسے برف کا بن گیا تھا، ہر طرف سکوت سا طاری تھا، بس ایک چیز شور مچا رہی تھی اور وہ تھا سب کا دل جہاں ملامت تھی، شرمندگی تھی، افسردگی تھی۔

منال کوئی اسکالر نہیں تھی وہ ایک عام سی لڑکی تھی اس کے پاس بس شفاف دل تھا، سچے جذبے اور دلوں کو چھو جانے والے الفاظ تھے، جن میں سچائی تھی اور سچ بہت طاقتور ہوتا ہے، بہت تاثیر رکھتا ہے اسے صرف اپنانا اور اس پر قائم رہنا ہوتا ہے۔

"ہم سب کو تو فہد بھائی کو سلام پیش کرنا چاہئے انہوں نے اس لڑکی کو چنا، جس کے نقش عام لڑکیوں کی طرح نہیں ایسا کر کے فہد بھائی نے انسانیت کا درجہ پالیا، آج کل ہم انسان بس پیسے اور ظاہری خوبصورتی کے پیچھے بھاگتے ہیں، مجھے فخر ہے فہد بھائی ان لوگوں میں سے نہیں ہیں"۔ منال کی آنکھوں میں امید کی کرنیں پھیلی تھیں اس دن جب اس نے فریال کی تصویریں دیکھنے کے بعد حرا سے پوچھا تھا کہ کیا فریال کا تعلق ویل آف فیملی ہے، تب حرا کے "ناں" کے جواب نے اسے بے حد خوشی دی تھی، اس دن منال کو یقین ہوگیا تھا کہ آج بھی دنیا میں اچھے لوگ موجود ہیں۔

"ہم سب کو خود کو بدلنا ہے اپنے رویوں، اپنی سوچ کو بدلنا ہے جب تک ہم اپنے اندر کی برائیوں کو ختم نہیں کریں گے، تب تک نہ ہمارا معاشرہ ٹھیک ہوگا، نہ حالات بہتر ہوں گے"۔ اس نے مسکرا کر کہا جس کی تائید وہاں بیٹھے ہر شخص نے کی تھی، پھر وہ صوفے پر بیٹھ کے پانی پینے لگی، مستقل بولنے سے اس کا گلا خشک ہوگیا تھا مگر اس کا دل آج بہت شاد تھا، اس نے آج پہلا قدم اٹھایا تھا اور اس میں وہ کامیاب بھی ہوگئی تھی۔ کمرے کے باہر کب سے خاموش کھڑی فریال اندر آئی اور منال کے گلے لگ گئی، اس کے لئے منال وہ جگنو تھی جس نے اس کی زندگی میں روشنی بکھیر دی تھی، روشنی کا یہ نیا سفر سب کے لئے تھوڑا مشکل ضرور مگر خوبصورت تھا۔

☆☆☆